مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زباں سے

ساحل اپنی زندگی کے دوسرے مرحلے کے پانچویں مہینے میں داخل ہوگیا ہے۔ طباعت واشاعت کے مرحلے کبھی آسان ہوجاتے ہیں کبھی مشکل.......... ہم کوشش کرتے ہیں کہ اپنی مشکلات میں قارئین کو شریک نہ کیا جائے اور انھیں ہر قسم کے تفکرات سے دور رکھا جائے لیکن قارئین کے مشورہ اور رائے کی اہمیت سے کسے انکار ہوسکتا ہے؟

گزشتہ کئی برسوں سے ساحل کا زرتعاون صرف دس روپے ہے اس کی لاگت ۲۲ روپے سے زیادہ ہے کیونکہ کتابوں، اخبارات، جرائد، رسائل سے استفادے کے بغیر اس قدر قیمتی مواد پیش کرنا ممکن نہیں۔ رسالے کے صفحے اور سطر سطر کو ہم استعمال کرتے ہیں اور کاغذ کا کوئی حصہ رائیگاں جانے نہیں دیتے۔ تاکہ قارئین کم سے کم لاگت میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرسکیں۔ ساحل پاکستان کا واحد جریدہ ہے جس کا کوئی عملہ نہیں اور کسی فرد کا روزگار ساحل سے وابستہ نہیں، تمام احباب اور رفقاء بلا معاوضہ اس کے لیے کام کرتے ہیں۔

اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ہم رسالہ دس روپے میں مہیا کرتے ہیں لیکن ڈاک خرچ پانچ روپے آتا ہے اس طرح رسالہ صرف پانچ روپے میں مہیا کیا جاتا ہے، اس میں دیگر اخراجات شامل کریے جائیں مثلاً لفافہ دیگر لوازمات وغیرہ تو ساحل اصلاً صرف چار روپے میں قارئین کو پیش کیا جارہا ہے۔ غالباً پوری دنیا میں کوئی رسالہ یا کتاب اس قدر ارزاں قیمت پر مہیا نہیں کیا جاتا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم ہے کہ ساحل سو صفحات ہر ماہ قارئین کو صرف چار روپے میں مہیا کرتا ہے جن کی اصل ضخامت ڈیڑھ سو صفحات سے زیادہ ہے کیونکہ ساحل کا خط نہایت خفی رکھا گیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ معلومات سموئی جاسکیں۔ اس ارزاں قیمت کا مقصد صرف یہی ہے کہ کوئی شخص اس رسالے کے مطالعے سے محروم نہ رہے۔ اس رسالے کے حلقۂ قارئین کی قوت خرید کا ہمیں بخوبی اندازہ ہے لہٰذا ہماری خواہش یہی ہے کہ اس کے زرتعاون میں اضافہ نہ کیا جائے لیکن بڑھتی ہوئی لاگت کے پیش نظر کچھ فیصلے آپ کی آراء کی روشنی میں ضروری ہیں۔

ساحل چندہ جمع کرنے کو نہایت معیوب، غیر اخلاقی رویہ سمجھتا ہے۔ اشتہارات کے لیے کشکول

اٹھا کر دوسروں کے دروازوں پر دستک دینا اور صدائیں لگانا اسے پسند نہیں نامساعد حالات کا واسطہ دے کر لوگوں کو مالی ایثار کے لیے جبراً آمادہ کرنا اس کے مزاج کے منافی ہے۔ دین کا کام نہایت شائستگی، وقار، صبر، تحمل کا تقاضہ کرتا ہے اگر یہ صفات میسر نہ ہوں تو بہتر یہ ہے کہ اس کام کو ترک کر دیا جائے۔ اللہ رب العزت اور ان کا دین ہمارا محتاج نہیں ہے ہم ہی ان کے محتاج ہیں۔ ہم اس کے دین کے پاسبان نہیں اصلاً تو وہ ہمارے پاسباں ہیں۔ ہمارا کام صرف یہ ہے کہ ہم اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے جو کچھ کرسکیں وہ کر گزریں۔ جہاں وسائل ساتھ نہ دیں وہاں ہماری ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے اور ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ ساحل ایک جذبہ اور ایک تحریک ہے جس کا مقصد اس امت کو سلف کے راستے پر رواں دواں رکھنا ہے، یہی راستہ صراط مستقیم ہے، جدیدیت کے سیل رواں کے سامنے اسلاف سے تسلسل کے ساتھ ملنے والی دینی روایت کو جمہور کے مطابق اگلی نسل تک منتقل کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ کفر کی حقیقت اس کی اصلیت ماہیت سے اہل دین کو مطلع کرنا مغرب اور جدیدیت کے مظاہر سے امت مسلمہ کو واقف کرانا ہمارا بنیادی کام ہے اس کام کو جاری رہنا چاہیے اور اس میں درپیش رکاوٹوں کا حل افہام و تفہیم سے تلاش کرنا چاہیے۔ ایک اہم مسئلہ بیرون ملک خصوصاً ہندوستان کے علماء، دینی مدارس اور جامعات کے اہل تحقیق کی جانب سے ساحل کی ترسیل کا مطالبہ ہے ہندوستان و بیرون ملک ترسیل کے اخراجات رسالہ کی قیمت کے مقابلے میں بہت زیادہ ہیں۔ ان کا مطالبہ بھی بجا ہے لیکن ہماری مشکلات بھی بجا ہیں۔ ہم رسالہ تو ہدیہ کرسکتے ہیں لیکن ترسیل کے اخراجات فراہم کرنا ممکن نہیں۔ بعض رفقائے کار کی تجاویز درج ذیل ہیں:

- ✓ رسالے کا زرتعاون دگنا کر دیا جائے۔
- ✓ رسالے کے صفحات نصف کر دیے جائیں۔
- ✓ رسالہ تین ماہ کے وقفے سے شائع کیا جائے۔
- ✓ رسالہ صرف انٹرنیٹ پر مہیا کر دیا جائے، اس کی طباعت نہ کی جائے تاکہ کاغذ وغیرہ کے اخراجات ختم ہو جائیں۔
- ✓ رسالہ بند کر دیا جائے۔

آخری تجویز یقیناً ہمارے لیے اور خود قارئین کے لیے بہرصورت قابل قبول نہیں۔ تین ماہ کے وقفے سے رسالے کی اشاعت بھی قارئین کو بے حد قیمتی معلومات سے محروم کر دے گی۔ رسالے کے صفحات نصف کرنے سے بے شمار موضوعات تشنہ رہ جائیں گے۔ اب کیا کیا جائے؟ کیا انٹرنیٹ والے خیال کو قبول کر لیا جائے، لیکن انٹرنیٹ کتاب کا متبادل نہیں، بے شمار قارئین اس سہولت سے محروم ہیں اور ساحل کے مباحث جب تک اطمینان سے نہ پڑھے جائیں ان کی تفہیم مشکل ہے۔ اس مشکل مرحلے میں آپ کی رہنمائی اور مشورے کا ہم شدت سے انتظار کریں گے۔